۲۵ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 186)

چند لفظی غلطیوں کی اصلاح!

- بیعت کا کیا مطلب ہے؟ 05
- امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن کی یادیں! 07
- کیا ہر گوشت فروش "قریشی" ہوتا ہے؟ 15
- بال نہ جھڑنے کے دو نسخے 17

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چند لفظی غَلَطیوں کی اصلاح![1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے دن لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چند لفظی غلطیوں کی اصلاح!

سُوال: بعض لوگ ”لیلۃ القدر کی رات“، ”شبِ قدر کی رات“ یا ”شبِ براءت کی رات“ کہتے ہیں، نیز آبِ زم زم کا پانی کہتے بھی سنا گیا ہے، آپ یہ اِرشاد فرمائیے کیا اس طرح کہنا درست ہے؟[3]

جواب: ”لیلۃ القدر کی رات“، ”شبِ قدر کی رات“ یا ”شبِ براءت کی رات“ بولنا لغوی اعتبار سے درست نہیں، کیونکہ ”لیلۃ“ اور ”شب“ کے معنیٰ ہی ”رات“ ہیں، دوبارہ لفظِ رات ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ نیز ”آبِ زم زم کا پانی“ کہنا بھی درست نہیں کیونکہ آب کا معنیٰ ”پانی“ ہے، لہٰذا دوبارہ لفظِ ”پانی“ کو ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔ ہاں! اگر دو الگ الگ جملے ہوں اور ان دونوں میں ایک ہی لفظ آئے مثلاً یہ کہنا کہ ”آج پچیسویں شب ہے ہو سکتا ہے شبِ قدر ہو“ تو درست ہے۔ نیز لفظِ ”قَدَر“ کہنا درست نہیں، بلکہ درست تلفظ ”قَدْر“ دال پر سُکون کے ساتھ ہے۔ قرآنِ پاک میں بھی لفظ ”قَدْر“ ہی ہے۔ **سورۃُ القدر** میں تین بار ”لیلۃُ القدر“ کا لفظ آیا ہے، اس سے حساب لگاتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

---

1. یہ رِسالہ ۲۵ رَمَضانُ المبارک (بعد نمازِ تراویح) ۱۴۴۱ھ مطابق 18 اپریل 2020ء کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شُعبے ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)
2. ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴۔
3. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)

فرماتے ہیں: لیلۃُ القدر میں 9 حروف ہیں اور یہ لفظ سورۃ القدر میں 3 بار آیا ہے، 9 کو 3 سے ضرب دیا جائے تو ستائیس بنتے ہیں، اس سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ شبِ قدر 27 ویں شب ہے۔[1]

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اس کو تفسیرِ اشاری یعنی صوفیانہ تفسیر کہتے ہیں، جو شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوتی ہے، ایسے کئی نکات عُلَما نے بیان فرمائے ہیں، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ تو کسی حدیث میں نہیں! علم التفسیر، علم القرآن اور اس طرح کی دیگر کتابوں میں تفسیرِ اشاری کے اصول و ضوابط موجود ہوتے ہیں۔ یاد رہے! قرآنِ کریم کی تفسیر بیان کرنا عُلَما کا ہی منصب ہے عوام کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

سُوال: جن راتوں میں شبِ قدر متوقع ہوتی ہے مثلاً اکیسویں، تیئیسویں وغیرہ، ان میں سے ہر رات کو صدقہ و خیرات کیا جائے تو کیا شبِ قدر کا ثواب حاصل ہوگا؟ (سائل: صفدر علی، سکھر)

جواب: فارسی کا محاورہ ہے "اگر قدر دانی تو ہر شب شبِ قدر است" یعنی اگر تو نے قدر کی تو تیرے لئے ہر رات شبِ قدر ہے۔ اگر ممکن ہو تو ہر رات شبِ قدر کی یہ دعا ایک یا تین بار پڑھی جائے "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" نیز یہ دعا بھی پڑھ لینی چاہیے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم" فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے تین مرتبہ یہ پڑھا گویا اس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[2] یاد رکھیے! اس سے شبِ قدر کا حاصل ہونا قطعی اور یقینی نہیں بلکہ لفظ "گویا" ارشاد فرمایا یعنی ایسا ہے جیسے اس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔

اسی طرح شبِ قدر حاصل کرنے کا ایک اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشا اور فجر باجماعت ادا کی جائے، کیونکہ نمازِ عشا اور فجر باجماعت پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ایسا ہے جیسے پوری رات عبادت میں گزاری،[3] اگر اسی رات لیلۃ القدر ہوئی تو گویا پوری لیلۃ القدر عبادت میں گزری۔

---

1 ...... تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵، ۲/ ۲۰۸۔

2 ...... تاریخ مدینہ دمشق، یزید بن عبد اللہ ابو خالد السراج، ۶۵/ ۲۷۶، رقم ۸۳۰۲۔

3 ...... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء... الخ، ص ۲۵۸، حدیث: ۶۵۶۔

فیشن والے بال رکھنا کیسا؟

سُوال: فی زمانہ لوگ سائیڈوں سے بال چھوٹے اور درمیان سے بہت بڑے رکھتے ہیں، کیا یہ انداز درست ہے؟

جواب: سُنَّت یہ ہے کہ بال آدھے کان یا کان کی لَو یا گردن تک رکھے جائیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک بال گردن تک اتنے بڑھتے کہ مبارک کندھوں کو چومتے تھے۔ بال رکھنے کے یہ تینوں انداز پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہیں، نیز احرام سے باہر ہونے کے لئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرِ اقدس کے سارے بال اتروالئے تھے۔[1] بہر حال فی زمانہ شاید ہی کوئی سُنَّت کے مطابق پورے بال رکھتا ہو، مدنی ماحول میں ایسے لوگ ملیں گے جو سُنَّت کے مطابق بال رکھتے ہیں لیکن ان کی تعداد بھی کم ہے، ممکن ہے نفس رکھنے نہ دیتا ہو۔ کاش یہ سُنَّت بھی زندہ ہو جائے! بعض لوگ بڑے بال رکھتے بھی ہیں تو سُنَّت کے مطابق نہیں رکھتے بلکہ کندھوں سے نیچے رکھتے ہیں جو عورتوں سے مشابہت کی وجہ سے ناجائز و گناہ ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسے حرام لکھا ہے۔[2]

زلفیں سجائیے ثواب کمائیے

آج کل جو طرح طرح کے بال رکھے جاتے ہیں یہ مجھے بہت عجیب لگتے ہیں۔ مگر کیا کریں؟ ان فیشن کے ماروں کو بھی مدنی ماحول کے قریب لانا ہے اگر سختی کریں گے تو یہ قریب نہیں آئیں گے اور نماز وغیرہ سے بھی دور رہیں گے۔ اللہ کریم ہدایت دے کہ سب مسلمان سُنَّت کے مطابق بال رکھیں! اگر مذہبی لوگ مثلاً پیر صاحب یا استاد وغیرہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنَّت کو اپنا لیں تو شاید ان کے شاگردوں اور مریدین کا بھی ذہن بن جائے، نیز باپ اگر سُنَّت کے مطابق بال رکھے تو ہو سکتا ہے اس کے بیٹوں کا ذہن بنے، کیونکہ بڑوں کو دیکھ کر بچے بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اگر گھر کے بڑے فیشن والے بال بنوائیں گے تو بچے بھی یہی سیکھیں گے، اس طرح بچوں کا سُنَّت پر عمل کرنے کا ذہن کیسے بنے گا؟ لہٰذا نیت کر لیں کہ سُنَّت کے مطابق زلفیں سجائیں گے۔ ہمت کر کے آج سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنَّت کو اپنے سر پر سجا لیجئے اور ممکن ہو تو اپنے بال خود ہی تراش لیجئے، کیونکہ اگر آپ نائی کے

---

1 ...... جمع الوسائل للقاری، باب ما جاء فی شعر رسول اللہ، ص ۱/۹۹ ملتقطاً۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۰۔

پاس جائیں گے تو وہ تھوڑا تھوڑا کر کے اس طرح تراش دے گا کہ آپ بال چھوٹے کروانے پر مجبور ہو جائیں گے! اور یوں کبھی زلفیں نہیں رکھ پائیں گے۔ میں بھی نائی سے بال نہیں کٹواتا بلکہ خود ہی تراشتا ہوں، بالوں کو کنگھی کر کے سُتلی یا ڈورے سے سمیٹ کر قینچی سے بال تراشے جاسکتے ہیں، اگر نائی سے بال کٹوانے ہی ہوں تو آدھے کان تک کٹوالیں اس سے اوپر نہیں۔ اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ اس پر عمل کی کوشش کریں گے کہ مجھے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت اپنانی ہے شاید یہی میری بخشش کا ذریعہ ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ زلفیں رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے ورنہ ہمیشہ کی طرح اس بات کو بھی غیر ضروری سمجھ کر بُھلا دیں گے۔

بہر حال جو سُنَّت کے مطابق بال نہیں رکھتا وہ گناہ گار نہیں ہے، نہ امامت کے لئے زلفیں رکھنا ضروری ہے، لہٰذا اگر کسی امام صاحب کی زلفیں نہ ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہ کر دیا جائے! مہذب انداز پر چھوٹے بال رکھنا جس طرح شُرَفا (شریف لوگ) رکھتے ہیں اگرچہ سُنَّت نہیں، لیکن اس طرح بال رکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔ زلفیں رکھنا سُنَّت ضرور ہے مگر سُنَّتِ مؤکدہ نہیں ہے کہ اس کے ترک پر بُرا ہونے کا حکم دیا جائے۔

امیرِ اہلِ سُنَّت اپنی تعریف ہونے پر کیا پڑھتے ہیں؟

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ جب آپ کی تعریف کی جاتی ہے تو آپ کچھ پڑھنے لگتے ہیں، ہماری بھی راہ نمائی فرما دیجئے کہ آپ کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: اپنی تعریف پر خوش نہیں ہونا چاہیے، میں نے دنیا دیکھی ہے یہ تعریف بھی کرتی ہے، یہی برائی اور غیبت بھی کرتی ہے۔ ننانوے بار کسی کی پیٹھ تھپکیں تو وہ جھومتا رہے گا اور ایک بار تھوڑا زور سے ہاتھ رکھ دیا تو ناراض ہو جائے گا بلکہ مخالف بھی ہو جائے گا، لہٰذا جب تعریف کی جائے تو ”اَسْتَغْفِرُ اللہ“ پڑھنا چاہئے، میں بھی یہی پڑھتا ہوں۔ اسی طرح ”مَعَاذَ اللہ“ کہنا چاہیے۔ تعریف کرنے والا گویا ہم پر زہریلے تیر برسا رہا ہوتا ہے، ہماری قسمت ہے کہ ہم کس طرح ان تیروں سے بچ کر نکلتے ہیں یا سینہ تان کر اپنے دل پر لگنے دیتے ہیں۔ ظاہر ہے اپنی تعریف ہر کسی کو اچھی لگتی ہے اور جب تعریف ہو تو مزہ بھی بہت آتا ہے، کیونکہ نفس بڑا مکّار ہے، اپنی مذمت کو بالکل پسند نہیں کرتا اور تعریف کو بہت پسند

کرتا ہے، لہٰذا جب تعریف ہو تو استغفار کر کے اپنے آپ کو رِیاکاری سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پیر سے ناراض نہیں ہونا چاہیے!

سُوال: پیر بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اصلاح کرے اور درست راستے پر چلائے، اس کے باوجود بعض لوگوں کو جب ان کے پیر صاحب سمجھاتے ہیں یا ان کی اصلاح کی نیت سے تنقید کرتے ہیں تو ان کو بُرا لگنے لگتا ہے، اس حوالے سے کچھ ارشاد فرمادیجیے۔(نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: حضرتِ سیِّدُنا بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف منسوب ایک حکایت ہے کہ ان سے کوئی خطا سرزد ہوگئی جس پر پیر صاحب ان سے ناراض ہوگئے تو ان کو منانے کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکمتِ عملی کی اور اس انداز سے پیر صاحب کے پاس پہنچے کہ پیر صاحب کو ہنسی آگئی پھر پیر صاحب خوش ہوگئے اور انہوں نے روٹھے پیر کو منا لیا۔[1] اب یہ حال ہے کہ پیر صاحب جب تک مرید کی تعریف کریں تو وہ پیر صاحب کا ایسا دیوانہ ہوگا کہ دنیا دیکھے گی اور جس دن پیر صاحب نے غصہ سے دیکھا تو یہ آزمائش میں آجائے گا کہ کیا کرنا چاہیے؟ اللہ پاک آزمائش میں نہ ڈالے۔

بیعت کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: بیعت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بیعت کا مطلب ہے بِک جانا یعنی پیر صاحب نے مرید کو خرید لیا اور مرید پیر صاحب کے ہاتھ بک گیا۔ پیر صاحب کے معاملے میں مرید کی کیفیت یہ ہو کہ مردہ بدستِ زندہ جیسے غسّال (میت نہلانے والا) کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے کہ مردہ خود کچھ نہیں کرسکتا جس طرح غسّال اس کو اُلٹ پلٹ کرے گا وہ ہوتا رہے گا۔ اب یہ کیفیات کہاں ہیں؟ اللہ پاک نصیب کرے! ممکن ہے بعض لوگوں کے جذبات ایسے ہوتے بھی ہوں گے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔

کوئی ولی بے پیر نہیں ہوتا!

ایسے لوگوں کے کلپ اور مضامین نہیں دیکھنے چاہئیں جو پیروں کے خلاف زہر اگلتے ہیں! کسی جعلی پیر نے کوئی گھناؤنی

---

1 ...... فیضانِ بابا بلھے شاہ، ص۵۶۔

حرکت کردی تو یہ نامراد لوگ جن کو "فرقۂ بے پیر" کہنے میں حرج نہیں، سارے پیروں کو اس کی وجہ سے اپنی تنقیدوں کا نشانہ بناتے ہیں، یہ لوگ کسی ایک ایسے وَلِیُّ اللہ کا نام بتائیں جو کسی پیر کے مرید نہ ہوں، حتّٰی کہ امامُ الاولیا حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی کسی پیر کے مرید تھے، حالانکہ آپ خود پیرانِ پیر ہیں ان کی ولایت کو ہر کوئی مانتا ہے۔ بہر حال بیعت کے سلسلے اولیائے کرام سے چلے ہیں ان کو برا کہنے والے بچ کر کہاں جائیں گے؟ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود صحابۂ کرام سے بیعت لیتے تھے،[1] عورتوں سے بھی پردے میں اس طرح بیعت لیتے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک ہاتھ کبھی اجنبیہ یعنی غیر عورت کے ہاتھ سے مَس نہیں ہوتا۔[2] اگرچہ اُس دور میں لفظ "پیری مریدی" کی اصطلاح نہیں تھی مگر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں بھی بیعت کا تصور موجود تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی صحابۂ کرام کو اپنا خلیفہ اور نائب بنایا جن کے اشارے احادیث میں موجود ہیں، مثلاً ایک مرد سے ارشاد فرمایا: میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا، عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ فرمایا تو عمر کے پاس، عرض کی جب وہ بھی نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔[3] اس طرح چاروں حضرات (ابو بکر و عمر و عثمان و علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ ہوئے اور ان سے کئی شاخیں نکلیں۔ لیکن تنقید کرنے والوں کو کچھ پتا ہی نہیں ہوتا بس باتیں کرتے ہیں، دراصل یہ لوگ "فرقۂ بے پیر" کے پیروکار ہوتے ہیں اور ایسوں کا پیر شیطان ہے اس لئے ان سے بچنا چاہئے۔

ہاں! اگر فی زمانہ کسی کو کوئی پیر سمجھ نہیں آتا تو اس کا حل موجود ہے، جذبُ القلوب میں لکھا ہے: جس کو کوئی پیر نہ سمجھ آتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ درود شریف کی کثرت کیا کرے۔[4] پیر سمجھ میں نہ آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پیری مریدی کی توہین کی جائے! پیر مرید سے لیتا ہی کیا ہے؟ پیر نے کوئی پیسے تو مقرر نہیں کیے ہوتے کہ اتنے پیسے دو گے تو مرید اور اتنے دو گے تو منظورِ نظر مرید بن جاؤ گے! بلکہ پیر توبہ کرواتا ہے، نماز اور شریعت کی پابندی کا عہد لیتا ہے، بندے کا ربّ

1 ......سنن کبریٰ للبیہقی، باب کراھیۃ السوال، ۴/ ۳۳۰، حدیث: ۷۸۷۵۔

2 ......بخاری، کتاب کتاب التفسیر، باب اذا جاء احد کم المؤمنات مھاجرات، ۳/ ۳۵۰، حدیث: ۴۸۹۱۔

3 ......ازالۃ الخفاء، بیانِ فتن، فصل پنجم، مقصد اول، ۱/ ۴۸۵-۴۸۶ ماخوذاً۔

4 ......جذب القلوب، باب ہفدہم در ذکر فضائل... الخ، ص ۲۳۲۔

سے رشتہ جوڑ دیتا ہے، طریقت کی لڑی میں پرو دیتا ہے اس میں نقصان ہے یا فائدہ؟ بے شک مرید ہونے سے دنیا و آخرت میں فائدہ ضرور ہو گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

ابنِ زہرا کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
الاماں قہر ہے یا غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا (حدائقِ بخشش)

امیرِ اہلِ سُنَّت کے بچپن کی یادیں!

سُوال: گزشتہ دنوں بَچّو بھائی سے ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو انہوں نے بتایا کہ امیرِ اہلِ سُنَّت کے اور ہمارے گھر والے اتنے غریب تھے کہ چنے اور مونگ پھلی کے دانے چھیلتے تھے جس کی ایک آنہ مزدوری ملتی تھی، اور کسی پر چار آنے، اس کے باوجود امیرِ اہلِ سُنَّت اور ہمارا گھرانہ کبھی لینے والا نہیں بلکہ ہمیشہ دینے والا ہی بنا اور ہم شُکر کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ اس وقت لاک ڈاؤن کا سلسلہ ہے کئی لوگ پریشان ہیں اس بارے میں کچھ ارشاد فرمادیجئے کہ پریشانی کے اوقات میں ہم کس طرح اپنی زندگی کے معمولات انجام دیں نیز کس طرح گھر والوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کریں؟ (سائل: محمد فاروق، کراچی)

جواب: حاجی بَچّو جن کا تذکرہ ہوا ان کی عمر 74 سال تھی اور یہ میری زندگی کے سب سے پہلے دوست تھے، میں 6 ماہ کا تھا اس وقت سمجھ نہیں تھی لیکن جب سے ہوش سنبھالا تب سے دوست تھے، برسوں بعد ان سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت ہمارا گھر گئو گلی میں تھا اور ہم ایک ہی عمارت میں اوپر نیچے رہتے تھے۔

بچپن میں ہم جوڑیا بازار سے دس سیر (تقریباً دس کلو 10kg) کی مونگ پھلیوں کی تھیلی لاتے اور اس کے بیج نکالتے، پھر اس کو چھیل کر چھلکے اور بیج الگ کرتے، ایک سیر پر ایک آنہ ہماری مزدوری ہوتی، ایک روپیہ میں 16 آنے ہوتے ہیں، اس طرح دس سیر کے دس آنے ہمیں بطورِ اجرت ملتے تھے۔ اسی طرح ہم بھنے ہوئے چنے جس کو "ڈاریا" کہتے ہیں یہ بھی چھیلتے تھے، اس میں کچھ چنے ایسے ہوتے جو پھٹے نہیں ہوتے سخت ہو جاتے تھے وہ الگ کرتے اور چھلکے والے چنوں کو

چھیل کر الگ کرتے تھے جو بازاروں میں ملتے ہیں، آج بھی لوگ یہ کام کرتے ہوں گے لیکن اس وقت کی اور اب کی اجرت میں فرق ہے، ہمیں ایک سیر چنے پر چار آنے مزدوری ملتی تھی، بیس سیر کی ایک بوری ادھوری ہوتی جسے مزدور سے اٹھوا کر لانا پڑتا اور اس کی مزدوری بھی ہمارے ذمہ ہوتی تھی، یوں ہی سوکھی ہوئی املی بوریوں سے نکالتے، اس کی گندگی بڑی آزمائش والی ہوتی تھی، پھر دھکے مار کر اس کے بیج (چیئیں) نکالتے تھے یہ بھی بُھن کر بازاروں میں بکتے ہیں، عورتیں اس کو کھاتی ہیں اور مساجد میں اس پر تسبیح اور کلمے وغیرہ پڑھے جاتے ہیں، اس کام کی اجرت مجھے یاد نہیں شاید سیر پر دو تین آنے ملتے ہوں گے۔ یہ کام حاجی بَجّو بھائی اور میرے گھر والے کرتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ دن بھی گزر گئے۔

بہرحال جب بھی ایسا معاملہ پیش آئے تو لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہئے، بلکہ صبر و شکر سے کام لینا چاہئے۔ ان حالات کے باوجود کبھی ہمارے گھر میں سے کسی نے سُوال کیا ہو مجھے یاد نہیں، البتہ! میری بڑی بہن ”فوئی ماں“ جو پولیو کی وجہ سے معذور ہو گئی تھیں، پہلے ان کے پاؤں ٹھیک تھے اور مجھے یاد ہے کہ وہ مجھے گود میں اٹھاتی تھیں، پھر آہستہ آہستہ بالکل ہی معذور ہو گئیں، ان کے بارے میں کسی عزیز نے میری والدہ سے یا ان سے ہی کہا تھا کہ تو زکوٰۃ لے گی؟ ہمارے گھر میں اس پر سخت ناراضی کا اظہار ہوا تھا، یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کبھی زکوٰۃ و خیرات لینے کی نوبت نہیں آئی، اللہ کا کرم ہے کھاتے پیتے موج کرتے تھے۔ حالانکہ اُن دنوں کوئی اناج بانٹنے بھی نہیں آتا تھا جس طرح اب غُرَبا کے لئے چندے کی اپیل ہوتی ہے گھروں میں لفافے پہنچتے ہیں، ہم نے خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا کہ اس طرح بھی امداد ہوتی ہے! تو دل بڑا رکھیں، ہمت و صبر سے کام لیں اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں، اگر آپ کے پاس کھانے کو ہے اور کوئی اناج دینے آئے تو اس کو دھتکارنے کے بجائے حوصلہ افزائی کیجئے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے مستحق (حق دار) کے پاس بھیج دیجئے تاکہ لانے والے کو دکھ نہ ہو۔ جو لوگ دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہوتے ہیں ان کو غیرت کرنی چاہئے کہ ان کی وجہ سے کتنے حق دار رہ جاتے ہوں گے!

کیا جوڑے جنّت میں بنتے ہیں؟

سُوال: کہا جاتا ہے کہ ”جوڑے جنَّت میں بنتے ہیں“ کیا یہ درست ہے یا دنیا میں ہی اس کا صدور ہوتا ہے؟

جواب: جملہ یہ مشہور ہے کہ ”جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں“ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تقدیر میں جوڑے مقرر ہوتے ہیں۔ البتہ! سُوال میں جو کہا گیا کہ ”جوڑے جنّت میں بنتے ہیں“ ہو سکتا ہے اس سے مراد یہ حدیثِ پاک ہو: روحیں آپس میں گروہ در گروہ تھیں جو وہاں ایک دوسرے سے الفت رکھتی تھیں، وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے الفت رکھتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے غیر معروف رہیں، وہ دنیا میں بھی غیر معروف رہتی ہیں۔[1] نیز ممکن ہے اس سے مراد یہ ہو کہ اگر میاں بیوی دونوں جنت میں گئے تو وہاں دونوں ساتھ رہیں گے۔[2] اگر کسی کا شوہر مَعَاذَ اللہ جہنم میں گیا اور بیوی جنت میں، تو یہ کسی جنتی مرد کے نکاح میں دی جائے گی۔

کیا حضور کے علاوہ کسی نے اللہ پاک کا دیدار کیا؟

سُوال: کیا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کسی نے اللہ پاک کا دیدار کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو ان کا نام بھی بتا دیجئے۔

جواب: جاگتی حالت میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کسی نے بھی اللہ پاک کا دیدار نہیں کیا اور آپ کے علاوہ کسی اور کے لئے دنیا میں جاگتی آنکھوں سے دیدار محال ہے۔ البتہ! خواب میں اولیائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو زیارت ہو سکتی ہے اور ہوئی بھی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب میں 100 بار اللہ پاک کا دیدار ہوا۔[3] اِنْ شَآءَ اللہ ہم سب آخرت اور قیامت میں نیز پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے صدقے جب جنّت میں جائیں گے تو وہاں بھی اللہ پاک کی زیارت کریں گے۔

میت کی موجودگی میں روزہ کھولنا کیسا؟

سُوال: گھر میں کسی کا انتقال ہو جائے اور جنازہ مغرب کے بعد ہو تو کیا میت کی موجودگی میں روزہ افطار کر سکتے ہیں؟

جواب: نہ صرف روزہ افطار کر سکتے ہیں بلکہ پیٹ بھر کر کھا بھی سکتے ہیں تاکہ تدفین اور دیگر معاملات میں آسانی ہو! یہ عوام کی غلط سوچ ہے کہ میت کے سامنے کھا پی نہیں سکتے، میت گھر میں ہو تو کھانا حرام نہیں ہو جاتا! ایک طرف میت کا

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندۃ، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۶۔

2 ...التذکرۃ باحوال الموتی و امور الآخرۃ، باب اذا ابتکر الرجل... الخ، ص ۲۶۲ ماخوذاً۔

3 ...النبراس، الکلام فی رؤیۃ الباری سبحانہ، ص ۱۶۹۔

غم، پھر جنازہ لے جانا، اس حال میں اگر پیٹ خالی ہو اور روزہ افطار نہ کرے تو بہت آزمائش ہو گی، جنازے میں دل نہیں لگے گا، لہٰذا میت کی موجودگی میں بھی روزہ افطار کر سکتے ہیں۔

ہاتھ میں تکلیف ہو تو غسل کیسے کریں؟

سُوال: میری والدہ کے ہاتھ کی نسوں میں مسئلہ ہے جس کی وجہ سے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے تو ان کے لئے وضو اور غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اپنا تجربہ ہو کہ پانی ڈالنے سے تکلیف بڑھ جائے گی یا دیر میں ٹھیک ہو گا تو جتنے حصے میں تکلیف ہے اس کو کسی طریقے سے پانی سے بچالیں، مثلاً ہاتھ میں پلاسٹک کا دستانہ پہن لیں کہ اس حصہ پر پانی نہ پہنچے اور اتنے حصے کا مسح کر لیں، یا دستانہ پہن کر پانی ہاتھ پر بہا دیں ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہو جائے گا، کیونکہ مسح کا معنیٰ پانی کی تری پہنچانا ہے اس طرح تَری پہنچ جائے گی اور نقصان بھی نہیں ہو گا، مگر باقی بدن دھونا لازم ہے۔[1]

جنّتوں کی تعداد اور ان کے نام!

سُوال: جنّتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ (سائل: عبدالرحمٰن عطاری، لاہور)

جواب: مکتبۃ المدینہ کی کتاب "بہشت کی کنجیاں" کے صفحہ نمبر 25 پر ہے: جنّتوں کی تعداد 8 ہے جن کے نام یہ ہیں: (1) دَارُالجَلَال (2) دَارُالقَرار (3) دَارُ السَّلام (4) جَنَّتِ عَدْن (5) جَنَّةُ المَاوٰی (6) جَنَّةُ الخُلْد (7) جَنَّةُ الْفِردَوس (8) جَنَّةُ النَّعِیم۔[2]

ہشت خلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب (حدائقِ بخشش)

اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ جہاں عرب شریف کی بہاروں کا بادل برسے، وہاں آٹھوں جنّتیں برکتیں لینے کے لئے آتی ہیں۔ یعنی جہاں پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مبارک

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۶۱۱۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۳۱۸، حصہ: ۲۔ 2 ...... روح البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱/ ۸۲۔

قدم لگے وہ جگہ مَنبعِ برکات ہے۔

استاد کی جگہ پر بیٹھنا کیسا؟

سُوال: کیا استاد کی مَسْنَد (کرسی وغیرہ) اُٹھانے کے بعد اس مسند کی جگہ پر بھی بیٹھنا یا چلنا بے ادبی ہے؟

جواب: ادب کا دار و مدار عرف پر ہے، مثلاً استاد یا پیر صاحب کے گھر پر ہر جگہ ان کے نقشِ قدم موجود ہیں، جہاں سر رکھیں تو بھی کم ہے، لیکن وہاں جاتے ہوئے کوئی یہ نہیں سوچتا کہ استاد یا پیر صاحب کے قدموں کو اپنے پاؤں سے کیسے روندوں گا؟ میرا تو سر بھی اس قابل نہیں کہ آپ کے قدموں کی جگہ پر رکھوں! اگر اس کو بے ادبی قرار دے دیا جائے تو ہر کوئی بے ادب کہلائے گا اس طرح حرجِ عظیم واقع ہو جائے گا، استاد اپنے شاگردوں کا اور پیر اپنے مریدوں کا انتظار کرتے رہ جائیں گے، الغرض اس طرح بڑی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ ادب کے متعلق اس طرح کے واقعات ملتے ہیں، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اپنے استاد شیخ حماد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے مکان کی سمت پاؤں نہیں پھیلاتے تھے، حالانکہ یہ مکان سات گلیوں بعد تھا۔[1] ان کو برکتیں بھی ایسی ہی ملیں، مگر فی زمانہ لوگوں کا ادب والا ذہن نہیں ہے، افسوس! یہ باتیں کتابوں میں رہ گئیں۔ اسی طرح مسجدِ نبوی شریف میں موجود محراب النبی اور جس جگہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے ان دونوں جگہوں کے درمیان پیارے آقا کی سجدہ گاہ ہے، جن کو معلوم ہے وہ ادھر پاؤں نہیں رکھتے، یہ عشق والوں کے نرالے انداز ہیں، مگر ایسا نہ کرنے والوں کو بے ادب نہیں کہا جائے گا، ورنہ مدینے میں تو ہر جگہ نقشِ قدم ہیں، وہاں کیسے چلا جائے؟

ان کے دیار میں تو کیسے چلے پھرے گا
عطار تیری جرأت تو جائے گا مدینہ

کیا پہنے ہوئے سونے پر زکوٰۃ نہیں؟

سُوال: اگر گھر کے سربراہ زکوٰۃ نہ دیں تو کیا کرنا چاہئے؟ نیز کیا پہنے ہوئے سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے؟

---

1 ...... الخیرات الحسان، الفصل الرابع والعشرون، ص ۸۲۔

جواب: اگر گھر کے سربراہ زکوٰۃ نہ دیں تو ان کو نیکی کی دعوت دینی چاہیے۔ نیز شرائط پائی جائیں تو پہنے ہوئے سونے یا چاندی پر بھی زکوٰۃ ہوگی۔[1]

دورانِ اذان کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی حکمت!

سُوال: اذان دیتے ہوئے کانوں میں انگلیاں کیوں ڈالتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: پہلے دور میں مائیک نہیں ہوتے تھے اس وجہ سے کانوں میں انگلیاں ڈالی جاتی تھیں کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے جو مستحب ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اذان کہتے وقت کان کے سوراخوں میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے اور اوّل (یعنی کانوں میں اچھی طرح انگلیاں ڈالنا) اَحسن (زیادہ بہتر) ہے کہ ارشادِ حدیث کے مطابق ہے اور آواز بلند کرنے میں زیادہ مُعِین یعنی مدد گار ہے، کان جب بند ہوتے ہیں تو آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہیں ہوئی، لہٰذا زیادہ بلند کرتا ہے۔[2] اسی لیے اذان دینے والا جَہِیْرُ الصَّوْت (بلند آواز والا) ہونا چاہیے، مگر اتنی آواز منع ہے جس سے خود کو یا دوسروں کو تکلیف ہو۔ نیز کان میں انگلیاں پوری ڈالنی چاہئیں، محض کان کے سوراخ پر انگلیاں رکھ دینا کافی نہیں، اس سے ضمناً یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا کہ کان میں انگلیاں ڈال کر حوضِ کوثر کی آواز سن سکتے ہیں۔

فی زمانہ مائیک سے آواز دور تک پہنچ جاتی ہے، بظاہر کان بند کرکے آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں رہی، مگر اب بھی کانوں میں انگلیاں ڈال کر ہی اذان دی جائے گی، اپنا خود ساختہ اجتہاد نہیں کیا جائے گا! بعض لوگ کہتے ہیں اب کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی ضرورت نہیں، ایسے لوگوں کو چاہیے کہ ٹی وی پر نماز پڑھ لیا کریں، مسجد جانے کی کیا ضرورت ہے؟ یاد رکھیے! جتنی بھی ایجادات ہو جائیں، ان کے متعلق عُلما و مفتیانِ کرام جو فتویٰ دیں گے اس پر ہی عمل کیا جائے گا۔ کسی عالم نے نہیں کہا کہ اب کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی ضرورت نہیں، لہٰذا کانوں میں انگلیاں ڈال کر ہی اذان دی جائے گی۔

اسلامی احکام میں اپنی اٹکل سے تبدیلی جائز نہیں!

(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) آپ فرما رہے ہیں کہ ایسے لوگ جو اپنا فاسد اجتہاد کرتے ہیں وہ ٹی وی پر نماز پڑھ

1 ...... حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الزکاۃ، ص ۷۱۴۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۷۰، حصہ: ۳۔

لیں، فی زمانہ ایسے بھی بے باک لوگ ہیں جو فتویٰ دیتے ہیں کہ آن لائن نماز پڑھ لی جائے، ایسے افراد اپنے آپ کو ”مفتی“ کہنا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ ”ڈاکٹر“ یا ”پروفیسر“ کہلواتے ہیں۔ بہرحال کئی مرتبہ علت ختم ہو جاتی ہے لیکن حکم باقی رہتا ہے، مثلاً مسلمان طواف میں رَمَل (کندھے ہلا کر چلنا) کرتے ہیں، یہ کفار کو دکھانے کے لئے تھا! جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ طواف کے لئے تشریف لائے تھے تو کفار نے پھبتیاں کَسی تھیں کہ یہ تو بالکل کمزور ہرنوں کی طرح ہیں تو ان کو قوت دکھانے کے لئے تین پھیرے بہادروں کی طرح چل کر رَمَل کیا گیا تھا،[1] اب کوئی علت باقی نہیں، لیکن اس کے باوجود حکم یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

اسی طرح سفر میں دو رکعتوں کی رخصت زمانۂ خوف میں دی گئی تھی، پھر امن ہو گیا تو حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی! اب تو ہم امن میں ہیں؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا ہدیہ ہے اس کو قبول کرو۔[2] لہٰذا بعض اوقات علت، سبب یا وجہ باقی نہیں رہتی لیکن حکم باقی رہتا ہے۔

کیا دھواں ناک یا منہ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سُوال: بعض علاقوں میں گیس نہیں آتی، وہاں کی خواتین لکڑی کے چولہوں پر کھانا پکاتی ہیں، آگ بجھ جائے تو اس میں پھونکتی ہیں جس کی وجہ سے دھواں ناک یا منہ میں چلا جاتا ہے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر جان بوجھ کر منہ کو دُھوئیں کے قریب کر کے سانس لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر بغیر قصد دھواں یا آٹے کا غبار خود ہی ناک یا منہ میں جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[3]

دورانِ اعتکاف پسینے کی وجہ سے عورتوں کا غسل کرنا کیسا؟

سُوال: کیا دورانِ اعتکاف اسلامی بہنیں پسینے کی بدبو کی وجہ سے غسل کر سکتی ہیں؟

جواب: پسینے کی بدبو کی وجہ سے غسل کی اجازت نہیں نہ جمعہ کے غسل کی اجازت ہے، صرف فرض غسل کی اجازت

---

1 ...مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۲۲ ماخوذاً۔

2 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص۲۷۱، حدیث: ۶۸۶۔

3 ...دُرِّ مختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ۳/ ۴۲۰-۴۲۱۔

ہے۔[1] ہاں! اگر اعتکاف کی جگہ (مسجد بیت) پر پانی سے خراب ہونے والی چیزیں ہٹا کر غسل کر لیا جائے اور غسل کے بعد وائپر سے پانی صاف کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مقتدی سے واجب چھوٹ جائے تو کیا سجدۂ سہو ہو گا؟

سُوال: اگر دورانِ جماعت مقتدی کا کوئی واجب چھوٹ جائے تو کیا سجدۂ سہو واجب ہو گا؟

جواب: اگر مقتدی کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ گیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا۔ ہاں! اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز میں سجدۂ سہو کا کوئی سبب پایا گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔[2]

میت کے گھر بھیجا گیا کھانا باہر والے کھائیں تو۔۔۔

سُوال: میت کے گھر جو کھانا آتا ہے اسے دیگر لوگ بھی کھا سکتے ہیں یا صرف میت کے لواحقین ہی کھائیں گے؟

جواب: میت کے گھر والے غمزدہ ہوتے ہیں اور غم کی وجہ سے کھانا نہیں کھایا جاتا، لہٰذا ایک دن کے لئے سُنَّت ہے کہ پڑوسی ان کو کھانا پہنچائیں اور شفقت و اصرار کر کے کھلائیں۔[3] یاد رہے! لواحقین کو کھانا کھلانا سُنَّت ہے، دیگر افراد جو ڈیرہ ڈال کر بیٹھ جاتے اور کھا پی رہے ہوتے ہیں ان کو کھلانا سُنَّت نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے دور میں بھی ایسا ہوا تو آپ نے اس کی مذمت فرمائی۔[4] البتہ کوئی رشتہ دار دور دراز سے آکر گھر میں ٹھہرے، ان کے لئے کھانے کی اجازت ہے۔

عموماً میت کے گھر پڑوسیوں یا دیگر رشتہ داروں کی طرف سے کثیر مقدار میں کھانا آتا ہے، اس کو پھینکا نہ جائے، نہ لوگوں کو اکٹھا کر کے دعوت کی طرح کھلایا جائے، بلکہ لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے، یہ کھانا امیر و غریب سب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یا عاشقانِ رسول کے اُن مدارس میں بھیج دیا جائے جہاں طلبا رہتے ہوں، کیونکہ یہ کھانا ناپاک نہیں، نہ تقسیم کرنے میں کوئی حرج ہے۔ بھیجنے والوں کو بھی چاہئے اتنا بھیجیں کہ گھر والوں کو پورا ہو، ضائع کرنے کی نوبت نہ آئے۔ لیکن گھر والوں کے ذہن میں کہیں یہ بات نہ آئے کہ اتنے کنجوس ہیں کہ ایک پتیلی بھیج دی! اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ١/ ١٠٢٣، حصہ: ٥ ماخوذاً۔ 2 ...... رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ٢/ ٦٥٨ - ٦٦٠۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ٩/ ٦٦٦۔ 4 ...... فتاویٰ رضویہ، ٩/ ٦٦٦۔

کیا ہر گوشت فروش "قریشی" ہوتا ہے؟

سُوال: کیا ہر گوشت فروش "قریشی" ہوتا ہے، اگر نہیں تو پھر قریشی کون ہیں؟ نیز کیا گزشتہ دور میں پانی اور زم زم پلانے کی ذمہ داری قریشیوں کی تھی؟ (سائل: جمیل عطاری، کورنگی)

جواب: گوشت فروش کے معنیٰ "قریشی" نہیں، نہ یہ ضروری ہے کہ ہر گوشت فروش "قریشی" ہو۔ قریشی وہی ہوتا ہے جس کا تعلق قبیلۂ قریش سے ہو۔ رہی بات پانی پلانے کی تو یہ ذمہ داری حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس تھی۔

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) دراصل زم زم کا کنواں چُھپ گیا تھا اس کو حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تلاش کیا تھا،[1] اس لئے یہ ذمہ داری ان کے پاس تھی پھر ان سے حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ملی اور یہ موسمِ حج میں زم زم کے کوئیں سے پانی گڑھے میں جمع کرتے اور اس کے اندر کھجور اور کشمش ڈال کر اسے میٹھا کر کے حاجیوں کو پلایا کرتے،[2] بعض روایتوں میں ہے کہ اتنا میٹھا ہوتا کہ ہونٹ چپک جایا کرتے۔ پھر یہ ذمہ داری آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد کو ملی اور ان کے پاس ہی رہی، کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حج کے لئے تشریف لائے تو خاندانِ عبد المطلب کے لوگ پانی نکال کر دے رہے تھے تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ عمل کرتے رہو اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں خود اُتر کر لیتا،[3] یعنی اگر میں خود اتر کر لینے لگا تو لوگ میری پیروی کریں گے اور تم سے یہ ذمہ داری چلی جائے گی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ذمہ داری ان کے پاس ہی رہے گی۔

(امیرِ اہلِ سُنّت نے فرمایا:) مسجدِ نبوی شریف میں مخصوص عرب جو اپنے کندھوں پر مخصوص صراحی (دَلّہ) رکھے ہوتے تھے، اپنا کندھا جھکا کر اس میں سے زائرین کو زم زم شریف اور پانی پلاتے تھے اور زائرین ان کو ریال پیش کرتے، اب تو کولر رکھے ہیں اور بھی بہت ساری تبدیلیاں آچکی ہیں۔ یوں ہی پہلے صراحی ہوتی تھی جس میں کپڑا لپٹا ہوتا تھا تاکہ پانی ٹھنڈا ہو، اب وہ نہیں بلکہ صرف شوپیس (Show Piece) ہی رہ گئے ہیں، جیسے پہلے کے دور میں بجلی جاتی تھی تو ہمارے گھروں میں فانوس جلتا تھا، مگر اب وہ فانوس شوپیس میں تبدیل ہو گئے۔

---

1 ...سیرۃ الحلبیۃ، باب تزویج عبد اللہ ابی النبی... الخ، ۱/۵۴ماخوذاً۔ 2 ...تفسیر صاوی، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۹، ص۷۹۱۔

3 ...شرح الزرقانی، النوع السادس فی ذکر حجہ وعمرہ، ۱۱/۲۶۰۔

آسمان پر تارے کیوں ٹوٹتے ہیں؟

سُوال: آسمان پر تارا ٹوٹتا ہے جس سے تھوڑی دیر کے لئے روشنی پیدا ہوتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: شیاطین اوپر جاتے ہیں تو ان کو شِہابِ ثاقِب "یعنی چمکتے ستارے" سے مارا جاتا ہے۔[1] ہو سکتا ہے اس وجہ سے ہی تارا ٹوٹتا ہو اور روشنی پیدا ہوتی ہو۔

جس کے بال جھڑتے ہوں وہ زلفیں کیسے رکھے؟

سُوال: امیرِ اہلِ سُنَّت کے ترغیب دلانے پر میں نے کئی مرتبہ سُنَّت کے مطابق زلفیں رکھی ہیں، لیکن اب میں بال بڑے رکھوں تو جھڑنے لگتے ہیں اس وجہ سے میں بال بالکل صاف کروالیتا ہوں، اب میں زلفیں کس طرح رکھوں؟

جواب: اللہ پاک آپ کو بال جھڑ کی بیماری سے شفا عطا فرمائے۔ فی زمانہ صابن، شیمپو اور دیگر استعمال کی چیزوں میں کیمیکل نیز کھانے پینے کی اشیاء میں طرح طرح کی ملاوٹوں کی وجہ سے کسی کے کم تو کسی کے زیادہ بال ٹوٹ رہے ہوتے ہیں، جڑ سے نہیں گرتے۔ بہر حال بال جھڑنے کو زلفیں نہ رکھنے کی وجہ نہیں بنایا جا سکتا، کیونکہ بال تو داڑھی کے بھی جھڑتے ہیں، اس وجہ سے کوئی مسلمان داڑھی تو نہیں منڈوا دے گا! البتہ زلفوں اور داڑھی کے احکام میں فرق ہے، زلفیں رکھنا سُنَّت ہے، رکھیں گے تو ثواب ملے گا، بال تو جھڑتے اور اُگتے رہیں گے۔

ہاں! اگر احرام باندھنا ہو اور بال ٹوٹتے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے بال صاف کروالیں تاکہ بال نہ جھڑیں کیونکہ حالتِ احرام میں اگر وضو میں یا ہاتھ لگانے سے بھی بال ٹوٹ جائیں تو کفارہ لازم ہو گا، البتہ خود بخود بال ٹوٹے تو کفارہ نہیں۔[2] بہر حال مشورہ یہی ہے کہ زلفیں رکھ لیں۔

---

1 ...... اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ١لْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶ تا ۱۰) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے نیچے کے آسمان تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے عالمِ بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے۔ انہیں بھگانے کو اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا۔

2 ...... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۷۶۰۔

بال نہ جھڑنے کے دو نسخے

(1) گھریلو علاج صفحہ نمبر 94 پر ہے: داڑھی یا سر کے بال جھڑتے ہوں یا گنج ہو تو 8 چمچ زیتون کے گرم کیے ہوئے تیل میں 1 چمچہ اصلی شہد اور 1 چمچہ باریک پسی ہوئی دار چینی ملالیں، پھر جہاں کے بال جھڑتے ہوں وہاں خوب مَلیں، پھر اندازاً 5 منٹ بعد سر دھولیں یا نہالیں، اِنْ شَآءَ اللہ 12 دن میں فائدہ نظر آئے گا، بچا ہوا تیل دوبارہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تا حصولِ شفا یعنی شفا ملنے تک یہ عمل جاری رکھیں۔

(2) پسی ہوئی کلونجی میں مہندی ملا کر سر میں لگانے سے بال جھڑنا بند ہو جاتے ہیں۔ جو مہندی بازاروں میں ملتی ہے اس میں عموماً کیمیکل ملا ہوتا ہے جو نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ ممکن ہے مہندی میں کیمیکل اس کو رنگ دار بنانے کے لئے ڈالتے ہوں، اگر ہول سیل یا ریٹیل والے کسی با اعتماد دکان دار سے لیں تو شاید خالص مہندی مل جائے جو زیادہ مفید ہو گی۔

کیا بچوں کو شب بیداری پر ثواب ملے گا؟

سُوال: اگر بچے گھر میں شب بیداری کریں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ (سائلہ: کشف عطاریہ، لاہور)

جواب: اگر شب بیداری سے مراد رات جاگ کر عبادت کرنا ہو تب تو ثواب ملے گا لیکن اگر صرف کھیل کود کے لئے رات جاگی تو ثواب نہیں، رات جاگنا کمال نہیں رات تو کتے بھی جاگتے ہیں! لیکن اللہ کی عبادت کے لئے رات جاگنا باعثِ ثواب ہے۔ ممکن ہے بعض گھروں میں ایسا ماحول ہو گا کہ بچے تسبیح پڑھتے ہوں، نماز و تلاوت کی عادت ہو۔ گھر میں ایسا ماحول ہونا بھی چاہئے تاکہ ان کی عادت بن جائے اگرچہ عبادت کے ساتھ کھیل بھی لیں، لیکن کچھ نہ کچھ عبادت کی عادت ہونی چاہئے۔ جتنی عبادت کریں گے اس کا ثواب ملے گا اور عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے جو جائز کام کریں گے اس پر بھی ثواب ملے گا،[1] مثلاً تراویح پڑھتے ہوئے نیند آئی تو کسی نے اس نیت سے پانی پیا یا چلّو میں لے کر منہ پر ڈالا کہ نیند اُڑ جائے اور تراویح پوری پڑھ سکے تو اس کام میں بھی ثواب ہے، کیونکہ عبادت پر قوت حاصل کرنا ہے۔ ہاں! مسجد میں خیال رکھنا چاہئے کہ پانی فرش پر نہ گرے یا کسی نمازی پر اس کے چھینٹے نہ پڑیں۔

[1] ..... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۵۲ ماخوذاً۔

اندھیرے میں کھانا کیسا؟

سُوال: کیا اندھیرے میں کھانا کھاسکتے ہیں؟ کیونکہ ایک صحابی کا واقعہ سنا تھا کہ وہ مہمان کو اپنے گھر لے گئے تھے اور کھانا کم ہونے کی وجہ سے چراغ بجھا دیا تھا! اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے۔ (سائل: زاہد شیخ عطاری، مظفر آباد کشمیر)

جواب: اس طرح کی حکایت تو ہے، دراصل اس دور میں بلب یا روشنیاں نہیں ہوتی تھیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس مکانِ عظمت نشان میں رہتے تھے، جہاں سے سورج کو روشنی ملی، چاند ستارے جس کی روشنی سے چمکے، ظاہری طور پر اس مکانِ اقدس میں چراغ کو حاضری کی اجازت نہ ملی، یوں ہی غارِ حرا میں بھی چراغ نہیں تھا نہ کوئی بلب یا روشنی تھی، پھر آہستہ آہستہ چراغ کو اجازت مل گئی اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر روشنی لینے لگا۔ مہمان نوازی والی روایت حدیث پاک ہے، ان کی دعوت پسند کی گئی اور اللہ پاک نے اس پر قرآن کریم کی آیت نازل فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوری روایت اور قرآن پاک کی آیت مبارکہ بیان فرمائی ہے۔[1] بہرحال ہمیں اندھیرے میں نہیں کھانا چاہئے کہ ہڈی یا کوئی ایسی چیز نہ لگ جائے جو تکلیف کا سبب بنے، لیکن اگر کوئی احتیاط کے ساتھ کھائے تو حرج بھی نہیں۔

نماز میں مردوں کے لئے ٹوپی پہننا ضروری کیوں نہیں؟

سُوال: نماز میں عورتوں کے لئے دوپٹا ضروری ہے لیکن مردوں کے لئے ٹوپی پہننا ضروری نہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: عورتوں کے بال ستر میں شامل ہیں یعنی نماز میں ان کا چھپانا ضروری ہے۔[2] نماز کے علاوہ غیر مرد کے سامنے بھی ظاہر کرنے کی اجازت نہیں۔ جبکہ مردوں کے لئے سر کے بالوں کا چھپانا ضروری نہیں۔ فی زمانہ خواتین بے پردگی کے ساتھ بائیکوں، گاڑیوں پر اس طرح سفر کرتی ہیں کہ سر پر دوپٹا نہیں ہوتا اور بال ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں، جن پر غیر مردوں کی نظر پڑتی ہے، یہ حرام ہے۔ ان کو پورے بال چھپا کر سفر کرنا چاہئے، یوں ہی بُرقع پہن کر اس طرح بائیک پر بیٹھتی ہیں کہ برقع چین میں پھنسنے اور بائیک حادثے کا خطرہ ہوتا ہے، لیکن محتاط اسلامی بہنیں برقع

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان الایثار و فضلہ، ۳/۳۱۷۔ 2 ...... در مختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۹۵۔

سمیٹ لیتی ہیں، ایسا ہی کرنا چاہئے ورنہ بائیک حادثہ ہو سکتا ہے۔

بخار کی وجہ سے روزے چھوڑنے کا حکم

سُوال: اگر بخار کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسا بخار ہو کہ روزہ رکھنے سے بڑھ جائے گا یا دیر میں ٹھیک ہو گا یا عقل چلی جائے گی یا جان جانے کا خطرہ ہو اس وجہ سے روزہ نہیں رکھا یا رکھ کر توڑ دیا تو کفارہ نہیں بلکہ ایک ہی روزے کی قضا لازم ہو گی،(1) لیکن معمولی سا بخار جو روزے میں قابلِ برداشت ہو اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنے سے گنہگار ہو گا، اس پر لازم ہے کہ قضا بھی کرے اور توبہ بھی، نابالغ اگر روزہ توڑ دے تو اس پر قضا نہیں۔(2)

عشا کی فرض سے پہلے والی سُنَّت فرض کے بعد پڑھیں تو۔۔۔؟

سُوال: کیا عشا کی فرض سے پہلے والی سُنَّت جان بوجھ کر فرض نماز کے بعد پڑھنا گناہ ہے؟

جواب: عشا کی فرض سے پہلے والی چار رکعتیں سُنَّت ہیں، نہ پڑھنا گناہ نہیں اور پڑھنا ثواب ہے۔ اگر کوئی فرض کے بعد پڑھتا ہے تو یہ سُنَّت نہیں بلکہ نفل ہوں گی۔(3)

صلوۃ التوبہ کس وقت پڑھی جائے؟

سُوال: صلوۃ التوبہ کس وقت پڑھ سکتے ہیں؟ (سائل: محمد سلمان)

جواب: جب گناہ سرزد ہو جائے پڑھ سکتے ہیں جبکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مجاہدۂ نفس کیا ہے اور کیسے حاصل ہو؟

سُوال: مجاہدۂ نفس سے کیا مراد ہے؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمادیجئے کہ اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: مجاہدۂ نفس سے مراد نفس کی مخالفت کرنا اور اس کے خلاف جہاد کرنا ہے، مثلاً نفس عمدہ چیزیں کھانے کی

---

1 ......دُرِّمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۳/ ۴۶۳ ماخوذاً۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۰۳-۱۰۰۴، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

2 ......ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ۳/ ۴۴۲۔

3 ......دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الفریضۃ، ۲/ ۶۲۱۔

خواہش کرے تو نہ کھائے، گناہ کرنے پر ابھارے تو نہ کرے، یہ جہاد جہادِ اکبر یعنی بڑا جہاد ہے۔[1] **مجاہدۂ نفس** کا جذبہ حاصل کرنے کے لئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے، نیز احیاء العلوم کا مطالعہ بھی اس کے حصول کے لئے معاوِن و مدد گار ثابت ہو گا، کیونکہ جب بندہ بزرگوں کی روایات و حکایات پڑھتا ہے تو اسے رغبت ملتی اور مجاہدہ کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	دورانِ اذان کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی حکمت!	12
چند لفظی غلطیوں کی اصلاح!	1	اسلامی احکام میں اپنی اٹکل سے تبدیلی جائز نہیں!	12
گویا شبِ قدر حاصل کر لی!	2	کیا دھواں ناک یا منہ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟	13
فیشن والے بال رکھنا کیسا؟	3	دورانِ اعتکاف پسینے کی وجہ سے عورتوں کا غسل کرنا کیسا؟	13
زلفیں سجایئے ثواب کمایئے	3	مقتدی سے واجب چھوٹ جائے تو کیا سجدۂ سہو ہو گا؟	14
امیرِ اہلِ سُنّت اپنی تعریف ہونے پر کیا پڑھتے ہیں؟	4	میت کے گھر بھیجا گیا کھانا باہر والے کھائیں تو۔۔۔؟	14
پیر سے ناراض نہیں ہونا چاہیے!	5	کیا ہر گوشت فروش ”قریشی“ ہوتا ہے؟	15
بیعت کا کیا مطلب ہے؟	5	آسمان پر تارے کیوں ٹوٹتے ہیں؟	16
کوئی ولی بے پیر نہیں ہوتا!	5	جس کے بال جھڑتے ہوں وہ زلفیں کیسے رکھے؟	16
امیرِ اہلِ سُنّت کے بچپن کی یادیں!	7	بال نہ جھڑنے کے دو نسخے	17
کیا جوڑے جنّت میں بنتے ہیں؟	8	کیا بچوں کو شب بیداری پر ثواب ملے گا؟	17
کیا حضور کے علاوہ کسی نے اللہ پاک کا دیدار کیا؟	9	اندھیرے میں کھانا کیسا؟	18
میت کی موجودگی میں روزہ کھولنا کیسا؟	9	نماز میں مردوں کے لئے ٹوپی پہننا ضروری کیوں نہیں؟	18
ہاتھ میں تکلیف ہو تو غسل کیسے کریں؟	10	بخار کی وجہ سے روزے چھوڑنے کا حکم	19
جنّتوں کی تعداد اور ان کے نام!	10	عشا کی فرض سے پہلے والی سُنّت فرض کے بعد پڑھیں تو؟	19
استاد کی جگہ پر بیٹھنا کیسا؟	11	صلوۃ التوبہ کس وقت پڑھی جائے؟	19
کیا پہنے ہوئے سونے پر زکوٰۃ نہیں؟	11	مجاہدۂ نفس کیا ہے اور کیسے حاصل ہو؟	19

1 ...... تاریخ بغداد، واصل بن حمزۃ...الخ، ۱۳/۴۹۸، حدیث: ۷۳۴۵۔

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
نبراس	علامہ محمد عبد العزیز فرہاری، متوفی ۱۲۳۹ھ	ملتان
در مختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	کراچی
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
التذکرۃ	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ مصر، ۱۴۲۹ھ
جذب القلوب	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
سیرۃ الحلبیۃ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شرح الزرقانی	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
جمع الوسائل	علامہ علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	ملتان
الخیرات الحسان	امام ابن حجر الہیتمی متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
ازالۃ الخفاء	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۷۶ھ	کراچی
تاریخ مدینہ دمشق	امام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فیضانِ بابا بلھے شاہ	المدینۃ العلمیہ	کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"غور و فکر"** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net